

10290

مترجمہ گنگوہی

علمائے دیوبند کی نظر میں

تاریخ

محکم الدلائل سے مزین
نادر و عجیب تاریخی معلومات پر مشتمل

ناشر

ایرالحامد محمد اختر رضا قادری

دار الكتب ^٤ حامدیه رضویہ عارف الہ

© 2000 Blackwell Science Ltd *Journal of Internal Medicine* 247: 399–406

مرثیہ گنگوہی

علمائے دیوبند کی نظرمیں

ترتیب

حکیم اللہ بخش انصاری اسد نظامی

ناشر

ابوالحامد محمد اختر رضا قادری

دارالکتب حامدیہ رضویہ عارف الہ

پیش لفظ

ہے ابھاسے پاؤں یا کلاڑوں دراز میں

لو آپ اپنے دام میں مٹا دیا

دیوبندی حضرات کی یہ نیاوتی ہے کہ وہ دوسروں کے خلاف تو شرک و بدعت کا نسخہ لے پھرتے ہیں لیکن انہیں اپنی آنکھ کا شہسیر نظر نہیں آتا اگر کوئی ان کی غلطیوں کی نشاندہی بھی کرے تو وہ اپنی کبھی غلطی تسلیم کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتے اور انہیں اپنے منہں نامح کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

لفظ بالائے لفظ یہ ہے کہ جس غلطی سے اوہی کو دیدہ و انس تکمیل ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے اگر وہی چیز ان کی کتابوں اور پیشواؤں کے نام و انبیا کے بغیر ان کے مفتیوں سے دریافت کی جائے تو پھر کئی تحریر مخالفت تصور کر کے جھٹ فوٹے رسید کرتے ہیں۔ ایسا تماشا اگر چہ ان کے ہاں بار بار ہو چکا ہے مگر ہم ان کے ایک تازہ تماشا سے آپکو روشناس کرانا چاہتے ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔

دیوبندی مکتبہ فکر کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کے فوت ہو جانے کے بعد دیوبند کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے ان کا مرتبہ کھنجا جو بارہا شائع ہو چکا ہے اس مرتبہ میں مولوی محمود الحسن نے ایک طرف تو جی بھر کر شامی رسالت و مقام نبوت کی توہین و تنقیص کی اور دوسری طرف مولوی رشید احمد گنگوہی کی منقبت میں ایسی باتیں کھینچا جیسے دیوبندی حضرات شرک و بدعت اور حرام ذابانہ وغیرہ گردانتے ہیں۔

چنانچہ مرتبہ گنگوہی کے بعض ایسے اشارے مضمون جب دیوبندی مفتیوں سے بغیر اظہار نام کے

نام _____ مرتبہ گنگوہی کے اشارے دیوبند کی نظر میں

ترتیب _____ اسد نقالی

کتا بہت و مہر و حق _____ خانی خوشنویس خانیوال

ناشر _____

بار اول _____ ۱۳۹۵ء

تعداد _____ ایک ہزار

قیمت _____ ۶/-

استفسار کیا گیا تو انہوں نے اشارہ پر سخت گرفت کی۔ ماحول کہ اگر رشید محمود کا نام لے کر ان سے دریافت کیا جاتا تو ان کا کلمہ کبھی حرکت میں نہ آتا اور اب بھی ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی مفتیوں کے فتوے کے باوجود اب بھی دیوبندی اپنے اسکا بک غلطی و بے ادبی کبھی تسلیم نہیں کریں گے اور اواقفیت میں جن مفتیوں نے فتوے کا دیباچہ دیا ہے۔ وہ بھی کبھی اس غلطی کو غلطی مانتے کے لیے آمادہ نہیں ہوں گے۔

مرثیہ کا حکم : قبل اس کے کہ ہم مرثیہ دیوبند کے متعلق علماء دیوبند کے فتوے کا انکشاف کریں ہم پہلے منزل میں خود مرثیہ کے متعلق دیوبندی تضاد بیان کرنا چاہتے ہیں۔ مرثیہ کے متعلق خود مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتوہ ہے۔ نمبر مرثیہ خزانہ فاسق ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۳۹)

نمبر شہیدانِ کربلا کا مرثیہ جلا وینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ۲۹ ص ۱۰۰ و ۱۰۱) رسالہ حالتِ لاشہ اگر کہ لغویۃ الایمان کے ساتھ کتب خانہ فاروقی بیرون برٹریٹ لندن سے شائع ہو چکا اس کے صفحہ نمبر ۱ پر لکھا ہے کہ مرثیہ کہنا مجوسیوں کا شعار ہے۔

یہ ہے دیوبندی تحقیق و دیانت کہ دوسروں کے لیے شہیدانِ کربلا رضی اللہ عنہم کا مرثیہ بھی جلا دینا یا دفن کرنا ضروری اور مجوسیوں کا شعار اور اپنے مولانا اس دنیا سے رخصت ہوں تو ان کے مرثیہ کی باقاعدہ تصنیف و اشاعت سب رواد۔

اسد نظامی

اب آئیے مرثیہ گنگوہی کے متعلق علمائے دیوبند کے فتوے کی طرف مرثیہ گنگوہی کے ایک شعر میں مولوی محمود الحسن نے رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا ہے۔

① حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب
کیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ گنگوہی ص ۱۰۰ مکتب خانہ امروزیہ دیوبند)

اس شعر میں کشیدہ گنگوہی کو روحانی و جسمانی حاجت روا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب اس شعر کے متعلق متضام دیوبند سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے حسب ذیل جواب دیا۔

جامعہ اشرفیہ لاہور : اس کے معنی جیل احمد تھانوی لکھتے ہیں۔

قبلہ حاجات روحانی و جسمانی کے یہ معنی ہوں کہ وہ خود بخود بلا حق تعالیٰ کی منظوری و اجازت کے حاجات پوری کرنے والے ہیں تو یہ شرک ہے کفر ہے اس سے تو بد فرس ہے اور اگر یہ معنی ہوں کہ وہ دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سب حوائج پوری کر دیں گے یہ درجہ حاصل ہے تو حضور اصل اللہ علیہ السلام کے یہاں ثابت اوردن کے یہاں نہیں۔ شعریوں پر ہے۔

حوائج دین و دنیا کے نقطہ اللہ سے ہیں گئے

وہی ہے قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

نقطہ جیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ناؤن لاہور ۱۱ شوال ۱۳۹۳ھ

تعلیم القرآن راولپنڈی

کے مفتی عبدالرشید صاحب لکھتے ہیں :-

حاجت دعا خواہ حاجات دنیوی ہوں یا اخروی ہوں صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو حقیقتاً حاجت روا کچھ مع حکم قرآن حکیم شریک ہے چنانچہ ارشاد ہے
 ومن الناس من يتخذ من دون الله آئذاً يعبون فاعلم ان لا اله الا الله
 الايات ط ۱۰۱ اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۸ شبان ۱۳۹۳ھ

تسمیہ العلوم فقیر والی (بہاول نگر)

کے مفتی عبداللطیف صاحب لکھتے ہیں :-

کس اس قسم کے موم شریک اشعار سے احتراز کرنا چاہیے تاکہ عوام الناس کے عقائد خراب نہ ہوں لیکن چونکہ اس میں ایسی توضیحات ہوئی ہیں جن کو غریبوں میں اس کے پڑنے یا نفی کرنے والے پر ہوتے کفر نہیں لگایا جاسکتا۔ احتقر عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ تاسم العلوم فقیر والی ۲۳ شوال ۱۳۹۳ھ

تسمیہ نھامیہ پشاور

کے مفتی روح اللہ لکھتے ہیں کہ :- اگر شاعر کا یہی عقیدہ ہو کہ بالذات روحانی و جسمانی حاجات پر اس کے لئے والا ہے اماناً اللہ تو شریک کا خوف ہے اور اگر مجازاً بھی کہے تو بھی امتیاز کے خلاف ہے۔ وہ الفاظ جو مومنات شریک ہوتے ہیں اس سے اجتناب ضروری ہے ہمارے ہمارے دیوبندی لفظ

۴۔ چنانچہ ہم کام کے ستم اصول ہیں۔

قبول ہی محاسن خطاب سے نہیں ٹھہراتے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

روح اللہ دارالعلوم نھامیہ اتمان زئی تحصیل چک سدہ پشاور ۱۹/۱۱/۱۳۹۳ھ

تسمیہ اشرف العلوم گوہر النوالہ

بظاہر اس شعر کا مطلب غلط ہے اس کو نہیں پڑھنا چاہیے۔
 محمد عقیل مدد اشرف العلوم گوہر النوالہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

تسمیہ اسم العلوم ملتان

اس قسم کی مبالغہ آمیزی کرنا جو ظاہر مدد و شریعت سے تباہ و تہمتہ درست نہیں بدلیل لافطرد
 ف الحدیث بتاویل ایسے کلمات کا مطلب اگرچہ درست بیان کیا جاسکتا ہے لیکن عام محفلوں
 میں اس قسم کے اشعار کتنا درست نہیں احتراز لازم ہے۔

محمد امجد شاہ غفرلہ نائب مفتی مدد تاسم العلوم ملتان ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

البراب صبح محمد عبدالرشید عفا اللہ عنہ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

مرثیہ گنگوہی کے ایک شعر کے جواب میں چھ دیوبندی مفتیوں کا فتوے فارمین کے پیش نظر
 ہے جس کے مطابق مرثیہ گنگوہی کا مذکورہ شعر تبدیلی کا مستحق ہے شریک ہے کفر ہے موم شریک ہے اور
 عوام الناس کے عقائد کی ترویج کا ذریعہ ہے حدود شریعت سے تباہ و تہمتہ ہے اور پڑھنے کے قابل نہیں۔
 مفتیان دیوبند کے بقول یہ شعر کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ مفتی جمیل احمد قانوی نے شعر میں عذر مرمم
 کہہ کے صاف کہہ دیا ہے کہ فقط اللہ ہی قبلہ حاجات روحانی و جسمانی ہے گویا اس کے باوجود یہ شعر
 ابھی تک گنگوہی کی بیچ رہا ہے۔

۱۔ کہاں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اُعلیٰ و پہل شاید
اُنھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثمالی !

(مرثیہ گلکوی ص ۱۰ صنف مولانا محمد اسلم ولد بھٹا)

اس شعر میں مولوی رشید احمد گلکوی کو بانی اسلام ثمالی کہا گیا ہے بانی اسلام سے مراد اللہ
تعالیٰ ہو گا یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لہذا مولوی رشید احمد صاحب گلکوی (معاذ اللہ تعالیٰ)
کے ثمالی ہونے یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہل پر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں اس لیے تسلیم
کرنا چاہئے گا کہ مولوی محمود الحسن صاحب نے مولوی رشید احمد گلکوی کو اللہ تعالیٰ یا رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا اور رسول کی شان میں توہین کی جب دیوبندی مکتبہ فکر کے
منفی صاحبان سے اس شعر کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے حسب ذیل جواب دیا :-

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی کے منفی محمد امین صاحب کہتے ہیں :-

شعر کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ (الایۃ شعراء اس قسم
کی جہنگلی باتیں کہتے ہیں جس سے مراتب کا لحاظ نہ کیجئے ہیں۔ بانی اسلام صرف حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کسی اور کے متعلق اس قسم کی بات کہنا سراسر شرعیت کے خلاف ہے۔
اتحادی محمد امین عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محمد رشیدی راولپنڈی حکیم ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ

دارالعلوم اسلامیہ سوات کے منفی محمد ادریس کہتے ہیں :- کہ

اس شعر سے صاحب مزاد کو صفات نبوی ثابت کرنا ہوشی کو صفت رسالت بھی، تو یہ قول کفر

۲۔ کیوں کہ قرآن میں خاتم النبیین آپ کی صفت مبرور ہے پس وہ سرے ہی کا دعویٰ کرنا نص قطعی
سے مخالف ہے۔ ماکان محمد ابا احمد من رجا شکوہ دکن رسول اللہ خاتم النبیین
اور اگر مراد مبین صفات کمائیہ محمدیہ میں سوائے نبوت کے ہے تو یہ قول فسق اور مخالفت اہل سنت
والجماعت ہے۔ اور اگر مراد صفت صورت ظاہری میں یا اور ایک صفت خاصہ خیر النبوت و لوازمہا سے
ہے تو یہ امر شرعاً منع نہیں مگر یہ امر متنازع اثبات طلب ہے بغیر متفق کے یہ دعویٰ بھی جائز نہیں،
بل صورت ثانی و ثالث میں اگر مقام مدح ہو تو کوئی حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے بے ادبی ہے۔
فسق و فہرہ کی وجہ سے۔ الجواب صحیح محمد ادریس صدر دارالعلوم اسلامیہ چارباغ

الجواب صحیح محمد رفیع خان فخران مدرسہ اسلامیہ چارباغ سوات ۱۳۰۲-۱۳۰۳ھ
خدا الجواب صحیح غوزگل نائب صدر

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثمالی

(مرثیہ گلکوی ص ۱۰)

اس شعر کے متعلق علامہ دیوبند کا فتوے ملاحظہ ہو :-

مدیر بیہ مظہر العلوم کراچی کے منفی محمد امین صاحب کہتے ہیں کہ :-

اس قسم کے اشعار کو شرعیت یا پسندیدگی کی تفرقہ دہی سے اور اس قسم کے شعراء کی وجہ سے
ہی شرعیت سے شعراء کو گمراہ کہنا ہے کہ وہ خیالات کی دایروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور گمراہی میں
ہیں۔ دیکھئے سورہ شعراء ۱۹۱ کہ ان کے خیالات کی شرعیت کے خلاف شور و غوغا ہے

ہے جس سے دین کی خدمت ہو اور موافقت ہو اور باقی جو وہی تباہی اشعار میں ان کی شریعت میں
مختص خدمت ہے یہ شعر بھی انہیں اشعار میں شامی کر لیں جو شریعت کو ناپسند ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب محمد اسماعیل غفرلہ رحمہ اللہ علیہ منظر العلوم مولانا محمد کرم علی پاکستان میں انوفیلد ۱۹۲۵ء
بھارت میں انصاف فرمائیں کہ قبول حضرت دیوبند میں سنیوں نے انہیں پناہ کیا، یا کہ خود ان کے ادا لگا
قلم نے انہیں تباہ کیا۔ کچھ واسے نے کچھ پتے کی بات کہی ہے

آپ کہتے ہیں کیا ہم کو غیبروں نے تباہ
بند و پرور یہ کہیں اپنیوں کا ہی کام نہ ہو

(۴)

۷ خدا ان کا مرلہ وہ مرلہ تھے خدائی کے
مرے مولائے دوی تھے بے شک شیخ ربانی

(مرثیہ گلگاہی مٹ)

تقریم القرآن راولپنڈی کے مفتی عبدالرشید صاحب کہتے ہیں کہ:-

یہاں اس بزرگ پر مرلہ کا اطلاق بسنی تعلیم ظاہر یا باطن ہر دو کے ہے لہذا بصورت
مراد اس کے کوئی خاص بڑی حق نہیں ہے البتہ ایہام کے کرد و تمیز میر کے درجہ میں ہے۔ ہر ملا
عوام میں اپنے ہر جم افلاک سے اعزاز مناسب ہوتا ہے اور اگر عقیدہ فاسد ہو اور غلط فہمی میں اس کو
استعمال کیا جائے تو جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۲۶ جولائی ۱۳۹۴ھ

(۵)

۷ جدھر کو آپ آئیں تھے اُدھر ہی تھی بھی دائرِ حقا
میرے قدیرے کب تھے حقانی سے حقانی

(مرثیہ گلگاہی مٹ)

دارالعلوم سرحد پشاور کے مفتی عبداللطیف صاحب کہتے ہیں کہ:-

اندوئے شریعت جائز نہیں کیوں کہ جزا و نسل ممکن ہے وہ مراد شاعر نہیں اور مراد شاعر
ہے وہ جائز نہیں زیادہ سے زیادہ جزا و نسل ممکن ہو سکتا ہے وہ وہ ہے جو کہ شرع عقائد مٹ پر
لکھا ہے و تحقیقہ ان صرف العبد قدوسہ و ارواحہ الی الفصل کب و نوب و اعاد
حق الی عقب فلک خلق یعنی کس عہد مقدم ہے ایجا و رب پر یا ایجا و رب بعد کس عہد ہے
لیکن یہ مراد شاعر نہیں کیوں کہ اس معنی کے لحاظ سے صاحب قبر کی عظمت ثابت نہیں ہوتی یہ معاملہ
قبر پر عہد کے ساتھ ہے شاعر کا مطلب صاحب قبر کی عظمت ہے۔ جیسا نصت اخیر (مرثیہ قدیرے کب)۔
اس وال ہے تو عظمت قریب ہے کہ الیاذ باللہ حضرت حق تبارک ہے اُد صاحب قبر مقبرہ امانی اڈہ منہ
اور اللہ پکارتے، آخر صاحب قبر پر تر نہیں کہ معدوم ہو آخر کبھی تو کوئی گناہ کر لیا ہو گا تو گناہ کی صورت
میں یہ کیا ہو گا۔ ۷ جدھر کو آپ آئیں تھے اُدھر ہی تھی بھی دائرِ حقا

اُد قطع نظر میاں رشید سے ویسا بھی یہ کلام رومی اُد سا قطار قبار ہے کیوں کہ آخر اکلام معاد
ہے اذل کلام ہے۔ نصت اقل سے معدوم ہوتا ہے کہ الیاذ باللہ صاحب قبر مقبرہ ہے اور
حق آئیں، اُد نصت اخیر سے معدوم ہوتا ہے کہ صاحب قبر تبارک حق ہے کیوں کہ کتبہ ہے
میرے قدیرے کب تھے حقانی سے حقانی

کہا جاتا ہے کہ میں قتالی یا دہل یا بیانی یا تابی حق یا باطل رب خلاصہ یہ ہے کہ شریعت کو لکھنا اور
روئے شریعت منقول ہے اس سے نائب ہونا چاہیے۔ فقط

مفتی دارالعلوم عبداللطیف خاں رحمہ اللہ ۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ محمد الیوب بنوری غفرلہ
ہمارا خیال ہے کہ مولوی محمد الحسن صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند اس شعر کے متعلق
توجہ کیے بغیر اس دنیا سے رخصت ہو گئے کیوں کہ ان کی کتاب توجہ نامہ شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی اس شعر
کو شریعت سے نکالا گیا ہے

چونکہ صبا و کاشکوہ نہ گچیں کا گلہ
اپنے ہاتھوں سے جلایا ہے شہین اپنا

(۶)
چھپاتے ہمارے فائوس کیوں کہ شمع روشن کو
تھی اس نور مبسم کے کفن میں وہی مسیانی

(مرثیہ گنگوہیؒ)

مدرسہ سید احمد بنوری کے مہتمم صاحب اس شعر کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

یہ شعرا کا تخیل ہوتا ہے درست یا نہ درست کی پروا نہیں کرتے و الشعراء یستبہم
الفساد اگر شعرا کا خیال عربانی ہے کہ باوجود کفن کے بھی وہ شکا ہے تو یہ بھی دلی کی توہین
ہے مافوق کفن ستر کے یہ شریعت نے مقرر کیا ہے اگر اس کا تخیل یہ ہے کہ صاحب قبر ایسے
نور مبسم سے کہ باوجود کفن کے بھی اس میں غریبی تھی تب بھی توہین ہے اگر مرے سے صاحب
قبر کو بھی نوع انسان سے نکال کر کوئی اور مخلوق میں شامل کر لے مثلاً ملک جن وغیرہ تو یہ بھی سراسر

جھوٹ ہے آہ یہ بھی دلی کی توہین ہے کیوں کہ ساری مخلوق سے انسان برتر ہے ولقد کرّمنا بنی آدم
یہ تو انسان بھی نہیں مانتا، بہر حال جو تخیل بھی لیا جائے بعدہ کی سمجھ میں تو صاحب قبر کی توہین سے اور
بے ادبی سے باقی یہاں نور سے مراد نور ولایت لیا جائے تو پھر عربانی کا مطلب نہیں بتایا کہ نور سے
مراد جل منور لیا جائے تو پھر شاعر کا تخیل نہیں ہے کیوں کہ وہ ممدوح کی صرح میں نور پر کلام لفظ استعلا
اس کا جو مراد لیا ہے کہ جہاں اس کا نور ہے بہر حال شریعت شریف میں ایسا شعر جو کلام اصل کے خلاف ہو
کہنا گناہ ہے اور بے ادبی ہے۔ کتبہ احمد حسن غفرلہ مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عید گاہ مظفر گڑھ

مفتی سید احمد بنوری ۱۲ ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ

مدرسہ نصرت العلوم گوہر انوالہ کے مفتی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ علامہ محمود آؤٹی نے

سورۃ نساء کی آیت لقد سن اللہ علی المؤمنین الذلّت فیہم رسول اللہ انفسہم کی تفسیر کرتے ہوئے
روح المعانی میں لکھا ہے کہ شریعت دلی الیقین سے پوچھا گیا کہ آپ کے بشر ہونے کا عقیدہ اور آپ کے
عربی ہونے کا علم ایمان کے لیے شرط ہے۔ اگر ایک شخص کتابتہ کو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
تمام البسین مانتا ہوں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ آپ بشر ہیں یا فرشتے عربی ہیں تو یہ شخص کے کفر میں
شک نہیں اس نے قرآن کو جھٹلایا اور باجماعی قطع عقیدہ کا انکار کیا اس میں کسی کا اختلاف نہیں اگر
ایک غبی اس پر اس بات کو نہیں جانتا ہو تو اس کو سمجھاؤ واجب ہے اگر اس کے بعد بھی نہ مانے تو
پھر اس پر کفر کا حکم صادر کریں گے اس شعر میں اگر بشریت کا انکار ہے جیسے کہ بظاہر معلوم ہوتا
ہے تو آپ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے اور بشریت کے انکار سے کفر مرتضیٰ لازم
آتا ہے۔

اور اگر جھفا تہ نورانی مراد میں تو بھی شبہ کفر کی وجہ سے ایسا شعر گناہ ہے

ہے۔ فقط واللہ اعلم محمد بن علی غفرلہ حضرت معلوم گوجرانوالہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

(۷)

شہید و صالح و متقی میں حضرت باذن اللہ
حیات شیعہ کا ٹکڑہ ہو جو ہے اسکی ناولی

(مرثیہ گلشنی ملا)

تعلیم القرآن راولپنڈی کے مفتی عبدالرشید صاحب اسی شعر کے بارے میں رقمطرد ہیں کہ

الفاظ مذکورہ ظاہر اپنے الفاظ سے قابل اعتراض ہیں کیوں کہ الفاظ مذکورہ میں سے زیادہ الفاظ
بدون تاویل صادق نہیں ہیں اور ایسا نام خلاف مقصود کا ان میں موجود ہے نیز اطراف فی المخرج سے۔

فلہذا یہ ٹیکہ نہیں ہے۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بانا راولپنڈی ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

(۸)

وفات سرور عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تمی جستی گرنفیر بستی محبوب شہبانی

میں ہم نے صرف یہ شعر لکھا کہ جیسا تھا کہ یہ شعر اور اسے شریعت کیساتھ تو مفتی صاحب نے کہا کہ یہ شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے متعلق ہے۔ تب انہوں نے یہ فقرہ لکھا۔ لیکن مفتی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ شعر قمری محمد الحسن نے
بشیا امر گلشنی کی زبان میں کہا ہے۔ اب مفتی صاحب کا فقرہ کے متعلق کیا خیال ہے۔

مرثیہ اسلامیہ کراچی کے مفتی ولی حسن صاحب کہتے ہیں کہ۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کسی بھی شخص کی وفات کے مشابہ نہیں ہو سکتی حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کن یصاحبوا مثل" یعنی امت کو میری کی طرح کسی کی وفات
کا صدمہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے پہلا مصرعہ شرفاً غلط اور کذب ہے۔ دوسرا مصرعہ بیانِ حق سے محال نہیں
فقط واللہ اعلم ولی حسن دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاون کراچی

(۹)

ہے ہے نہ آپ کی جانب تر بند ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایسانی

(مرثیہ گلشنی ملا)

دارالعلوم محمدیہ دہلی ڈیرہ غازی خاں کے مفتی عبدالرحیم صاحب نظامی اسی شعر کے

متعلق کہتے ہیں ایسا کہنا بالکل حرام ہے بلکہ اگر اس شاعر کا عقیدہ ہمیں یہی ہے تو اس کو ایسے کلمات دوبارہ
کہنے سے توبہ کرنی ضروری ہے۔ کیوں کہ یہ کلمات قریب الی الکفر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

نقطہ والسلام ابو القاسم عبدالرحیم نظامی تعلیم خود مدرس دارالعلوم حمیہ سودی شہر ضلع ڈیرہ غازی خاں

جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کے مفتی نذیر احمد صاحب اسی شعر کے بارے میں کہتے کہ مذکورہ

بالاشعر میں صاحب قبر کو دینی اور ایمانی قبلہ و کعبہ کہا گیا ہے اگر اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ
صاحب قبر دینی اور ایمانی امور میں آخری سند میں توبہ بالکل غلط اور ناجائز ہے کیوں کہ یہ حیثیت
صرف خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے اور اگر صرف عزت و احترام مراد ہے تو پھر بھی

ایسے اشعار پائندہ ہیں کیوں کہ اس میں صاحبِ قبر کو ایسے القاب دیئے گئے ہیں جو حضرت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہونے چاہئیں۔ واللہ اعلم

نیز اس مسجد عظیمہ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ ۱۲/۱۰/۹۳ء

(۱۰)

سے تمہاری قربتِ انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ادنی میری دیکھی بھی نادانی

(در شہر گلگڑی ص ۱۱)

جامعہ اشرفیہ مسلم ناؤن لاہور کے مفتی جمیل احمد قاضی صاحب اس شعر کے بارے میں کہتے
ہیں کہ چونکہ لفظ ادنیٰ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اللہ تعالیٰ سے اپنے دکھانے کی درخواست تھی
جس کا جواب نفی میں ملا تھا طور سے تشبیہ دینا اللہ تعالیٰ کی تہلیلِ گناہ سے تشبیہ دینا ہے، یہ
حق تعالیٰ کے جلوہ کی بے مروتی ہے دوسرے ادنیٰ کا سوال صاحبِ قبر سے نہیں خود اللہ تعالیٰ
سے بھی جو تودوست نہیں جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نفی میں جواب ملا ہے اس لیے یہ گناہ
ہے ان سے بچنا چاہیے۔

جمیل احمد قاضی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ناؤن ۱۲ اشوال ۹۳ء

دکٹر مخزن العلوم خاں پور

کے مفتی محمد ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ،

اس قسم کے اشعار قبر پر پڑھنا خلافِ ادب سے اور خلافِ طہارتِ قبر ہے

مادم طور پر اس قسم کے اشعار دیا کارہی اور بغیر غرض کے دنیاوی اغراض کی وجہ سے پڑے جاتے ہیں بعض
سمجھ و خوشامد کی بنا پر، اس لیے منع دانا جائز ہیں ان امور کی وجہ سے اور مزید وجہ منع یہ بھی ہے
جو احادیث میں نہ ہوں ان سے تعریف منور ہے اہلِ قبر سے خطاب کرنا بغیر اسلام علیکم
یا اہل القبور لا ینحیک نہیں بلکہ مزید اس میں تشبیہ کر کے طور سے اور صاحبِ قبر کی دیدار کو اللہ تعالیٰ کی
دیدار سے تشبیہ لازم ہے، اور صاحب کو اللہ سے تشبیہ آتا ہے یہ شرعاً جائز نہیں کیوں کہ آیت قرآنی
ہے "نفس کشندہ شیء" بلکہ تشبیہ کفر ہے۔ العیا ذ باللہ بلکہ قائل کو اس سے توبہ کرنا چاہیے۔ تحریر کنندہ
محمد ابراہیم مفتی مخزن العلوم خاں پور علیہ السلام ضلع رحیم یصلان یکم ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ

(۱۱)

نہ دکا پر نہ دکا پر نہ دکا پر نہ دکا

اس کا جو حکم تھا سیفِ قضاے مبرم

(مرثیہ گلگڑی ص ۱۲)

جامعہ مدنیہ کیمیل پور سے قاضی محمد ابراہیم مفتی کہتے ہیں۔

کہ ایسا عقیدہ نصِ قرآن مجید کے سراسر خلاف ہے۔ ان الحکم الا للہ، ولہ الحکم،
الا للہ الحسن والامسود ما تشاء الا ان يشاء اللہ کئی آیت قرآنیہ بالکل واضح ہے کہ حکم
صورت اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے اس عقیدے سے توبہ کرنی چاہیے۔ واللہ الوافق
قاضی محمد ابراہیم مفتی جامعہ مدنیہ کیمیل پور ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ

دارالعلوم کراچی کے مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کہتے ہیں کہ۔

حکم کی صفت اس شعر میں بیان کی گئی ہے وہ صرف خدا تعالیٰ کے حکم پر صادق آتی ہے کسی
 اور کے حکم کی یہ صفت بیان کرنا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم
 کتبہ محمد رفیع عثمانی حفظہ اللہ نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۲/۱۲/۹۳

(۱۲)

سے مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
 اسی میسائی کو دیکھیں ذرا ابن مسیلم (در تہذیب)

دارالعلوم تعلیم القرآن کوہاٹ سے مفتی محمد یوسف صاحب کہتے ہیں کہ صاحب قبر
 کے حق میں ایسا کہنا ناجائز ہے کیوں کہ یہ شعر جو ہم غلطی سے موت اور حیات خداوند تعالیٰ کا فعل ہے
 خلق الموت والحیاء یحبہم الا یہ سعة یتدبر الذی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ خداوند تعالیٰ
 نے دیا تھا کسی بزرگ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ثابت کرنا درست نہیں، خداوند تعالیٰ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کے ساتھ احیاء موتی کے فعل کو ظاہر کر کے تھے واذ خلق الموت باذن حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و
 السلام کا فعل نہیں تھا۔ دوسرے شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب بنایا ہے حاضر ناظر
 صرف خداوند تعالیٰ ہے شرک کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الذات جیسے میسائی تین خدا مانتے ہیں۔
 اور ایک شرک فی الصفات کہ کسی بندے کو خدا کی طرح صفت ماننے قدرت میں یا دیکھنے میں یا سننے میں
 یعنی جس طرح خدا ہر چیز پر قادر ہے اسی طرح یہ بزرگ ہر چیز پر قادر ہے یا جیسا خدا دور نزدیک مشاء
 دیکھتا ہے ویسا بزرگ بھی ہے یہ شرک فی الصفات ہے اگرچہ اس شعر کا معنی تاویل سے صحیح ہو سکتا ہے
 مگر ظاہر میں فاسد اور باطل ہیں۔ فقط مفتی محمد یوسف دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہرہائے

دارالعلوم شبیرہ ضلع سرگودھا

کے مولوی محمد سعید اس شعر کے بارے میں کہتے ہیں کہ اسی امر کو کامعجزہ برحق سے گرداننا اللہ
 کے ساتھ مشروط ہے مردوں کو زندہ کرنا اور زندوں کو مرنے نہ دینا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کسی دوسرے
 کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا خصوصاً اس شعر میں ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام جو اول العزم ہے یہ ان سے
 برتری کا ایہام ہے اس واسطے یہ شعر کہنا ٹھیک نہ کہ ان کی طرف نسبت کرنا ناجائز اور موجب شرک ہے۔
 اس سے بچنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب ۲۹/۱۲/۹۳
 محمد سعید مستم دارالعلوم شبیرہ میانہ تحصیل حبیبہ ضلع سرگودھا

دارالعلوم عرفانہ ریاست دیر

سے مولوی محمد عرفان صاحب کہتے ہیں کہ یہ کہنا صاحب قبر کے لیے جائز نہیں ہے کیوں کہ زندوں کو
 مرنے تک رسائی اور مردوں کو زندہ کرنا یہ دونوں خدا کے فعل خاص ہیں اس میں کسی اور کی شرکت نہیں
 ہے۔ اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جزوی طور پر خدا تعالیٰ نے معجزہ دیا تھا یعنی خدا تعالیٰ نے اس کے
 ہاتھ پر معجزہ کے طور پر اپنا فعل جاری کیا ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے فعل بھی نہیں اس لیے یہ کہنا بغیر
 اذنا وین شرک اور کفر ہے۔ فقط

(مولوی) محمد عرفان بانی و مستم دارالعلوم عرفانہ دیر ضلع دیر ۹/۱۲/۹۳

دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

کے مفتی عبدالرشید صاحب کہتے ہیں کہ یہ شعر اپنے ظاہری معنیوں کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے

کیوں کہ اس میں معرفت اور ظاہر کے اعتبار سے احیاء کی نسبت غیر تشکیکی طرف پائی گئی ہے اور ہوں
تاویل یہ شرک ہے نیز اس میں ولی کا مقابل ساتھ ہی کیا گیا جو اودیہ بھی درست نہیں اور اس میں تو ہیں
نہایت ہے۔ اشراک سے بچنے کے لیے احیاء کو اپنے ظاہری اور معرفت معنی سے چیر ہی لیا جائے
تو بھی ایسا شرک اور توہین باقی رہے۔ میں لکھتا ہوں کہ کتنا دست نہیں قرآن مجید میں ہے "لا تقولوا لغنا
۱۲" اور حدیث شریف میں ہے کہ مشتبہ امور سے بچنا چاہئے فقہاء کو اس نے بھی مہجرات سے بچنے کا
درازا ہے لہذا یہ شعر مجاس میں پڑھا درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
عبد الرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بانا دارالوہاب دہلی ۲۹ شوال ۱۳۹۲ھ

مدرسہ عربیہ خیر المدارس کس ملتان

استفتاء

کیا فرمے میں ملائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے یہاں ایک غریب جو اس میں ایک نعمت
خواں نے یہ شعر کہا ہے

چریں تے کبیر میں بھی پوچھے اجمیشہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تے ذوق و شوق عرفانی

کیا ایسا کتنا درست ہے؟ بیذا تو جس در

الجواب: اگرچہ یہ شعر تاویل کا متحمل ہے اور اس کے قائل پر تحفیر کا فتوے نہیں لگایا جائے

نہ اگر شعر میں امیر کی جگہ ملکہ لکھا ہوتا تو منہ کا جواب یک نہ آتا۔ مرنے کے اس شعر میں امیر کی جگہ ملکہ

تاج امیر غلط فہمی اور سوء ادبی ضرور مفہوم ہوتا ہے لہذا اس قسم کے اشعار سے احتراز ضروری ہے۔
فقط واللہ اعلم فقط محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ ۱۲ ذی القعدہ ۱۳۹۲ھ مدرسہ خیر المدارس ملتان

مدرسہ مظہر العلوم سکھر سندھ

کے مفتی صاحب کتے ہیں ایسا کتنا درست نہیں ہے کیوں کہ اس شعر میں کبیر چار امیر کی فضیلت
ظاہر ہوتا ہے جو صریح کفر ہے لیکن فتوے کفر میں احتیاط ہے اس لیے قائل کی نیت معلوم کیے بغیر
کافر نہ نہیں دیا جاسکتا ہے۔

محمد مراد الہیوی مدرسہ مظہر العلوم منزل گاہ سکھر

اصل شعر ہے

چریں تے کبیر میں بھی پوچھے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ گنگوہی مدظلہ العالی از مولوی محمود علی دیر بند)

مظہر کلام!

جہانت جہانت کی برلیاں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ وہ اونٹ ہے جس کا کوئی گل سیدھا
نہیں کوئی تو مولوی محمود الحسن سابق صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کو جابل کبیر رہا ہے کوئی کافر اور
شرک کوئی گنگوہ کا کبیر رہا ہے غرضیکہ ان کے یہاں فتوے فریسی کامیاب نہیں اور یہ سارے
فتوے اس بنیاد پر ہیں کہ کسی کو بھی اس کی خبر نہیں کہ تیر کے نشانے پر کون ہے اگر یہ معلوم ہو کہ
بنابیشیچ البند صاحب کا شعر ہے تو پھر ان شعروں میں دو دو گشتے نکالے جلتے کہ مانگیر ہی و
شامی کے بجائے دیوان غالب و دیوان ذوق کے صفات اُٹھ جلتے اور اُور و شاعری میں

ان شہداء کو ایک نے منہ پر دم کا اضافہ کیا تاں بھڑکے جیسے بات کہ اگر وہ شرک کے قناوے خود مار میں ملک
وہ بھڑکے دیے جائیں اور بدنام اہل سنت کو کیا جائے آج ہنسنا تک غروں سے یہ کیا جاتا ہے کہ
کافر کو کافر نہ کہو حالانکہ یہ کہہ کر وہ آں بد دلت نے کافر کہہ دیا یعنی کافر تو ہے مگر کافر مت کہو۔

۷۔ اس ساؤگی پہ کون نہ مہربانی سے خدا

رہتے ہیں اور لاتھیں تھوڑا بھی نہیں

آخری مرنے کے وقت ایک فتوے کا ذکر فرمائیے۔

انتشار

کیا فراتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی بزرگ کے متعلق شرعاً کھانا اور پڑنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : خلاف شرع اشعار پڑھنا تو جائز نہیں خواہ مرثیہ کے ہوں یا غیر مرثیہ کے ، اور

خلافت شریعہ میں ہے تو جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس عثمان ۹۵۱/۲

اُب ناظرین انصاف کریں کہ متیقان دیوبند نے مرثیہ لکھو ہی کے شرع کو خلاف شرع قرار دیا ہے یا نہیں، تمام فتروں میں لکھا ہے کہ ایسے کلمات نہیں کہنے چاہئیں یہ حدود شرعیہ سے تجاوز نہیں ان سے توبہ کرنی چاہیے۔

نوٹ

جن مفیضوں نے یہ فتوے دیے ہیں ہم ان کی زندگی میں شائع کر رہے ہیں تاکہ وہ ان کو پڑھ لیں اور انکار نہ کر سکیں۔ جس شخص کا دل چاہے جس وقت چاہے اگر فتوے کا ذکر کر سکتا ہے۔ مگر فتوے ہمارے پاس موجود و معتقد ہیں۔ - فقط

اسد نظامی تحفہ

خوش خبری

دور صحابہ و تابعین میں ایصالِ ثواب کے رائج طریقوں، فاتحہ و نیاز،
قبروں کو بوسہ دینے اور عرس کی تقریبات کے موضوع پر کتاب مسمیٰ

نصرة الاصحاب باقسام ایصال الثواب

مولفہ

خلیفہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ امام العصر حضرت ملک العلماء
تاج العرفاء سید محمد ظفر الدین قادری رضوی بہاری رحمۃ اللہ علیہ
عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آرہی ہے

دارالکتب حامدیہ رضویہ عارف والا